سوال

(130)آجکل جو دو کاندار بازار سے چیزیں خرید کر محلہ کی دو کانوں میں فروخت کرتے ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آجکل جو دو کاندار بازار سے چیزیں خرید کر محلہ کی دو کانوں میں فروخت کرتے ہیں۔ اس طریقہ پر کے بازار منڈی سے سستا لیتے ہیں۔ اور اپنی دو کان پر مہنگا بیچتے ہیں۔ مثلاً بازار سے دس سیر چیز خرید کر دو کان پر آٹھ سیر فی روپیہ بیچتے ہیں۔ اور اس چیز کا نرخ بازار میں دس سیر فی روپے ہے اس حالت میں ان کا بازار کے نرخ سے نقدی پر کم دینا جائز ہے۔ یا سود ہے۔ ہر دو مسائل کا جواب تسلی بخش عنایت فرمائیں۔ ؟

اس طرح زید کا ایک دو کاندار ہے۔ گندم کا نرخ بازار میں 20 سیر فی روپیہ نقد ہے۔ مگر جب بکر زید سے نقد گندم ملینے آتا ہے۔ تو زید اس کو پورے بیس سیر گندم دیتا ہے۔ اور جب بکر اس سے ادھار گندم لینے آتا ہے۔ تو فی روپیہ ادھار پر سولہ گندم دیتا ہے تو یہ چار سیر کی کمی سود ہوگی کہ نہیں ؟ (غلام محمد ڈار گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں صورتیں جائزہیں۔ نیل الاوطار جلد5۔12۔ ملاحظہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بھاؤ بتلانے میں دغا نہ کرے۔ بلکہ صاف بتائے۔ یعنی یوں نہ کہے کہ منڈی میں یہ بھاؤ ہے بلکہ صاف کہے کہ میں یہ بھاؤ دوں گا۔ خریدار کی مرضی ہولے یا نہ لے۔ (19فروری 1915ء)

تشریح

ایسی بیع جائز ہے۔ لعموم الادلة القاضية بجواذه لقوله تعالى وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَوٰا وقوله تعالى يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِالْبَـٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَـٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وغیر ذلک من النصوص قال فی النیل ص13 جلد5

وہوامذہب الشافعیة والحنفیة والجمہورالخ ومن قال یحرم بیع القئ باکثر من سعریومہ لاجل النساء تمسک بحدیث ابی ہریرة مرفوعا من باع بیعتین فی بیعة فلہ اوکسہا اوالربوا رواه ابوداود وفی ان اسنادہ محمد بن عمرو بن علقمة قال فی النیل ص 12 جلد5

وقد تکلم فیہ غیر واحد قال المنذري والمشهور عنہ من روایہ الدرادري ومحمد بن عبداللہ الانصاري انہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیعتین فی بیعة قال ص13 ج 5ولاحجة فیہ علی المطلوب ولوسلمنا ان تلک الروایہ التی تفرد بہا ذالک الراوي صالحة للاحتجاج لکان احتمالہا لتفسیر خارج من محل النزاع کما سلف ص 12 ج 5 عن بن رسلان راوخوان یسلفہ دینارا فی قفیز حنة الی

شہر فلما حل الاجل طلبه بالحنطة قال يعني القضيز الذي لک علی الی شهرين بقضيزين فصار ذلک بيعتين فی بيعة لان البيع الثانی قد دخل علی الاول فير داليه اوکسهما وهوالاول کذافی شرح السنن لابن رسلارقادحافی الاستدلال بها علی المتنازع فيه علی ان غاية مافيها الدلالة علی المنع من البيع اذاوقع علی هذه الصورة وهی ان يقول نقداکذاونسة بکذاالااذاقال من اول الامر نسية بکذافقط وکان اکثر من سعريومه مع ان المتمسکين بهذه الرواية يمنعون من هذه الصورة ولايدل الحديث علی ذلک فالدليل اخص من الدعوي وقدجمعنا رسالة فی هذه المسئلة وسمينا هاشفاء الغلل فی حکم زيادة الثمن لمجرد الاجل وحققناها تحقيقالم نسبق اليه والله اعلم بالصواب (محمد عبدالله) سيد محمد نزير حسين (فتاوی نزيريه جلد 3 صفحه 1-2) (فتاوی ثنائيه جلد 2 صفحه 394-395)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 113

محدث فتویٰ